123

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۳۰ شعبان ۱۳۹۱ھ ، ۲۱ اخاء ۱۳۵۰ھش ، ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۰ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۹ اخاء کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

آج حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔ اور یہ بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر لمحہ حضور کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔

آج مجلس ارشاد کا اجلاس ہوگا

آج مورخہ ۲۰ اخاء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد کا اجلاس ہو رہا ہے ۔ امید ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تشریف لائیں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اس اجلاس میں مکرم بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لنڈن اور مکرم مولوی رفیق احمد صاحب جاوید اپنے مقالے پڑھینگے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں ۔

کرنل محمد انور جان صاحب کی وفات

ہوتی مردان سے یہ نہایت افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے نہایت مخلص اور سلسلہ کے فدائی دوست کرنل محمد انور جان صاحب وفات پا گئے ہیں ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

مرحوم نے اپنی زندگی میں سلسلہ کی بہت سی خدمات سرانجام دی ہیں ۔

احباب کرام سے مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(خاکسار بشیر احمد رفیق)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک جماعت کو اپنے لئے نمونہ سمجھو اور اسکے نقشِ قدم پر چلو

خدا تعالیٰ کو وہی لوگ پیارے ہیں جو واقعی دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں

"یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں ۔ پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو نہ پہلے امر کی طرف ۔ اگر میں جماعت کی موجودہ حالت پر ہی نظر کروں تو مجھے بہت غم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی کمزور حالت ہے اور بہت سے مراحل باقی ہیں جو اس نے طے کرنے ہیں ۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں جو اُس نے مجھ سے کئے ہیں تو میرا غم امید سے بدل جاتا ہے ۔ . . . . لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا ۔ پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا ، ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقشِ قدم پر چلے اسوقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا ۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدّر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو ۔ اِس سے مجھے تسلّی ملتی اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے ۔ . . . . خدا ہی ہے جو میری تسکین اور تسلّی کا باعث ہے ۔ ایسی حالت میں کہ جماعت کمزور اور بہت کچھ تربیت کی محتاج ہے یہ ضروری امر ہے کہ میں تمہیں توجّہ دلاؤں کہ تم خدا تعالےٰ کے ساتھ سچّا تعلّق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کر لو اور اپنے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک جماعت کو ایک نمونہ سمجھو ، ان کے نقشِ قدم پر چلو ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۸-۳۰۰)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنے والے مخلصین

یہ بڑی خوشکن بات ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ کرنیوالے مخلصین کو اپنے وعدہ جات سو فیصدی پورا کرنے کی فکر ہے اور اسوقت تک کل وعدہ کنندگان میں سے ۱۲٪ فیصدی اپنے وعدے سو فیصدی پورا کر چکے ہیں ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔

عہدہ داران کوشش فرمائیں کہ اس تعداد میں سرعت سے اضافہ ہو تا کہ ہم اپنے فرض کو پورا کر سکیں ۔ اِس سکیم کا ماٹو 'آگے بڑھو' ہر وقت یاد رکھیں ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱/اخاء ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نزولِ فضل و رحمت کے مُبارک ایّام

پورے ایک سال بعد نزولِ فضل و رحمت کے مبارک ایام اب پھر آپہنچے ہیں اور ہم ان میں قدم رکھ رہے ہیں۔ وہ ہیں رمضان کے انتہائی بابرکت ایام۔ یوں تو ہر لمحہ اور ہر آن ہی اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہوتے ہیں لیکن رمضان کے ایام کو خاص طور پر نزولِ فضل و رحمت کے ایام قرار دیا گیا ہے۔ اور اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اِس پورے مہینہ کو روزہ اور اس کی مخصوص عبادات کے لئے خاص فرمایا ہے۔ اور جملہ عبادات میں سے روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جس کی جزاء اللہ تعالیٰ نے خود اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ یعنی جو مسلمان بھی جملہ شرائط کے ساتھ رمضان کے روزے رکھتا ہے اسے اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہو جاتا ہے اور قدم قدم پر اُسے خدا تعالیٰ اپنی معیت کا ثبوت دیتا ہے۔ رمضان کی اس عظیم الشان برکت کی وجہ سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ رمضان کے روزے پورے تعہد کے ساتھ رکھتے تھے بلکہ رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے بہت پہلے ہی آپؐ اس کے لئے تیاری شروع فرما دیتے تھے اور تیاری یہی ہوتی تھی کہ آپؐ شعبان کے مہینہ میں اللہ تعالےٰ کے حضور بکثرت دعائیں مانگنی شروع کر دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اُمّت کو رمضان کے روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھنے نیز اس کی جملہ عبادات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر یہی نہیں کہ آپؐ روزوں کی توفیق ملنے کے لئے دعائیں شروع کر دیتے تھے بلکہ اپنے صحابہؓ کو بھی خبردار فرما دیا کرتے تھے کہ وہ رمضان کے روزے رکھنے اور رمضان کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے کے لئے ابھی سے اپنی کمریں کس لیں اور پوری طرح مستعد ہو جائیں تاکہ رمضان کا مہینہ اس حال میں انہیں نہ آلے کہ انہوں نے اس کے لئے تیاری نہ کی ہو اور وہ بے خبر ہوں کہ رمضان کا مہینہ ان کے لئے کیا کیا برکتیں لے کر آرہا ہے اور ان کے دلوں میں ان برکتوں کے حصول کا صحیح عزم ابھی بیدار نہ ہوا ہو۔ احادیث میں آپؐ کے ایک خطبہ کا ذکر آتا ہے جو آپؐ نے رمضان شروع ہونے سے قبل اپنے اصحاب کو جمع کر کے ارشاد فرمایا۔ ہم حصولِ ثواب کی نیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبہ کا ترجمہ یاد دہانی کے طور پر یہاں درج کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا:۔

"لوگو! تمہارے پاس عظمت اور برکت والا مہینہ آرہا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تم پر اس مہینے کے روزے فرض کر دیئے ہیں اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ اس میں نفلی عبادت کا ثواب اور دنوں کی فرض عبادت کے برابر ہے۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے۔ یہ مہینہ باہمی ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے۔ اِس میں مومن کا رزق بڑھتا ہے۔ جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اُس کے گناہ بخشے جائیں گے اور وہ آتشِ دوزخ سے نجات پائے گا اور اُس کے روزہ کے برابر ثواب پائے گا بغیر اس کے کہ اُس روزہ دار کے ثواب سے کچھ گھٹایا جائے"۔

حدیث میں آتا ہے کہ اس پر بعض صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم میں سے ہر ایک کو اتنا میسّر نہیں ہوتا کہ جس سے وہ کسی دوسرے کا روزہ افطار کرا سکے۔ یہ بات سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ تعالےٰ یہ ثواب ہر اُس شخص کو دے گا جو کسی روزہ دار کو فقط لسّی، کھجور یا پانی کا ایک گھونٹ پلا دے۔ اور جس نے روزہ دار کو کھلا کر سیر کیا اللہ تعالےٰ اُسے میرے حوض میں سے ایسا پانی پلائے گا کہ وہ جنّت میں داخل ہونے تک پیاسا نہیں ہوگا۔ اس مہینہ کا اوّل حصّہ رحمت ہے، درمیانی حصّہ مغفرت ہے اور آخری حصہ جہنّم سے چھٹکارا دلانے والا ہے۔ جو اس مہینہ میں اپنے نوکر اور غلام کا کام ہلکا کر دے، اللہ تعالےٰ اُسے بخش دے گا اور اُسے آگ سے نجات عطا کرے گا"۔ (مشکوٰۃ)

صبر اور ہمدردی اور غمخواری کا یہ بابرکت مہینہ بے حساب رحمتوں کو اپنے جلو میں لئے ہمارے لئے گناہوں کی مغفرت اور آتشِ دوزخ سے نجات اور حصولِ جنّت کی بشارت لے کر بفضل اللہ تعالےٰ اب پھر آگیا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ ان بابرکت ایام میں جن میں اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں ہوتی ہے اُس کے احکام کی تعمیل میں صدق دل سے اِس ماہِ مبارک کی جملہ عبادات بجالاکر اِس طرح گزارے کہ فی الواقعہ خدا تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک سے راضی ہو کر ہم میں سے ہر ایک کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ آتشِ دوزخ سے ہم میں سے ہر ایک کو نجات بخشے اور جنّت کا حصول ہم میں سے ہر ایک کے لئے مقدّر کر دے اور ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص کے نتیجہ میں رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ کے مطابق رضائے الٰہی کے سب سے بڑے انعام کا مستحق ٹھہرے۔ آمین

یہ جبھی ممکن ہے کہ ہم رمضان کی جملہ عبادات کو ان کی پوری شرائط کے ساتھ صدق دل سے بجالائیں۔ ہم اپنی ان معروضات کو رمضان کی عظمت و اہمیت اور اس کو صحیح طور پر گزارنے سے متعلق امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مختصر لیکن نہایت جامع ارشاد پر ختم کرتے ہیں جو قَلَّ وَدَلَّ کی ایک نادر مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں، طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں"۔ (الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

ایک عظیم الشان بشارت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تاکید فرمائی ہے کہ جب انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی بشارت ملے تو انہیں اسے خوشی سے قبول کرنا چاہیئے اور اسکی ناقدری کرتے ہوئے اسے ردّ نہیں کرنا چاہیئے۔

چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ بنی تمیم کے کچھ لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے انہیں ہدایت نصیب ہونے پر خوش ہونے کا ارشاد فرمایا اور انہیں ہدایت پر قائم رہنے کی صورت میں فلاح دارین کی بشارت سے نوازا۔ یہ سُنکر ان لوگوں نے اُس بشارت کو چنداں اہمیت نہ دی اور کہا آپؐ نے ہمیں بشارت تو دیدی کچھ مال بھی عطا کیجئے۔ بشارت کی اس ناقدری پر آپؐ کو بہت دکھ ہوا۔ آپؐ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیّر ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد یمن کے کچھ لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا اے اہلِ یمن! تم اُس بشارت کو قبول کرو جسے بنی تمیم نے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم صدق دل سے یہ بشارت قبول کرتے ہیں۔ یہ سُن کر آپؐ خوش ہوئے اور چہرہ پر ناراضگی کے آثار جاتے رہے۔ (بحوالہ بخاری کتاب بدء الخلق)

رمضان کا مہینہ بھی اپنی عظمت و اہمیت اور عظیم الشان برکات کے لحاظ سے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والی ایک عظیم الشان بشارت کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس عظیم الشان بشارت کو دل سے قبول کریں اور اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی خوشنودی کے مستحق ٹھہریں۔ اِس عظیم الشان بشارت کو دل سے قبول کرنے کا طریق یہی ہے کہ ہم بشاشتِ قلب کے ساتھ اِس ماہِ مبارک کا خیر مقدم کریں، پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھیں اور اس کی جملہ عبادات بجالائیں۔ اگر ہم ایسا کرتے ہیں، تو ہم عنداللہ اس عظیم الشان بشارت کو قبول کرنے والے ٹھہریں گے اور وہ ہمیں رمضان کی برکات سے متمتع فرما کر اپنے بے انداز فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں سے نوازے گا۔ اور اگر ہم میں سے کوئی اپنی شومیٔ قسمت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی اس عظیم الشان بشارت کی قدر نہیں کرے گا اور رمضان کے روزوں اور ان کی مخصوص عبادات کو بشاشتِ قلب کے ساتھ بجا نہیں لائے گا، تو پھر وہ نہ صرف رمضان کی عظیم الشان برکات سے محروم رہے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی ناراضگی مول لینے والا ٹھہرے گا۔

عیاذاً باللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذوالقرنین

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب رستم پارک نواں کوٹ - لاہور

آج سے اڑھائی ہزار سال قبل سرزمین ایران سے ایک عظیم الشان انسان ابھرا اور دیکھا یک منظر عالم پر چھا گیا اس کا نام خورس (سائرس) تھا۔ خورس نے سب سے پہلا کام تو یہ کیا کہ فارس اور میدیا کی متحارب ریاستوں کو ایک تاج کے نیچے جمع کر دیا اس موقع پر اُس عہد کے سنگ تراش نے ایک نادر مجسمہ تیار کیا۔ جس میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ اس مجسمہ میں خورس کے چار عقابی پر دکھائے گئے ہیں۔ اور سر پہ دو سینگ ہیں۔ اور ان سینگوں پر تاج ہے۔ خورس اپنا ہاتھ بلند کر کے ایک فرمان پڑھ رہا ہے۔ اس فرمان کا طومار اس کے ہاتھ میں کھلا ہوا نظر آتا ہے۔ خورس کی شکل نہایت خوبصورت اور اس کے خدوخال کو ظاہر کرتی ہے۔ چھوٹی سی ریش اور کندھوں تک بال ہیں یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کوئی فرشتہ آسمان سے اتر کر زمین پر ایک قدم بڑھا کر کھڑا ہے دانیال نبی نے کشف میں اس بادشاہ کو "دو سینگوں والا مینڈھا" کہا گیا۔ یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں اس نیک دل بادشاہ کو "خدا کے مسیح" کا خطاب دیا گیا خداوند اپنے مسیح خورس کو یوں فرماتا ہے "اے خورس تو میرا چرواہا ہے"

قرآن حکیم نے اس انقلابی شخصیت کا نام "ذوالقرنین" رکھا ہے جس کے معنے ہیں دو سینگوں والا۔ اور اس کی مشرقی اور مغربی فتوحات کا ذکر ہے۔ سدِ یاجوج ماجوج اسی بادشاہ نے بنوائی یہ بادشاہ اپنے زمانہ کی رہنی طاغوتی طاقتوں سے لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔ اُس کے خون نے زمین پر جو نقوش بنائے ان کو اجاگر کرنے کے لیے شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی نے اس کی قبر پر جا کر کہا

"اے سائرس! میں ایران کے بادشاہ کی حیثیت سے - - - - ایک ایسے دور میں تیری قائم کردہ سلطنت کی ڈھائی ہزار ویں سالگرہ کے موقع پر تجھے مبارکباد دیتا ہوں جو تاریخ عالم میں بے پناہ اہمیت رکھتا ہے تیری قائم کردہ سلطنت کے عوام، تجھے اس مقبرہ پر پُرجوش خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں اور تیری یاد کبھی فراموش نہ کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ ہم تجھے اس حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں کہ آج اڑھائی ہزار سال بعد بھی تیری سلطنت کی عظمت اور شان و شوکت کو اسی طرح ہم نے قائم کر رکھا ہے جیسے تیرے زمانے میں تھی ہم تیری سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور تیری امانت کی حفاظت کا عہد کرتے ہیں۔ ہم تیری آخری آرام گاہ کے سامنے اس بات کا حلف بھی اٹھاتے ہیں کہ ہمیشہ انسانیت اور ان انسانی حقوق کا احترام کرتے رہیں گے جن کی بنیادوں پر تو نے اس عظیم سلطنت کی عمارت کھڑی کی۔

ہم قسم اٹھاتے ہیں کہ تیری طرح دوستی اور حق و انصاف کا پیغام پوری دنیا کو بدستور پہنچاتے رہیں گے"

(مشرق ۱۳ر اکتوبر ۷۱ء)

آج بھی دنیا طاغوتی طاقتوں میں گھری ہوئی ہے۔ اہلِ مشرق و مغرب کو ایک سلک میں پرونے والے کسی روحانی خسرو کے ظہور کی ضرورت ہے" دو سینگوں پر ایک مشرقی تاج والے شہزادۂ امن "کے استقبال کے لیے دنیا چشم براہ ہے۔ بقول شاعر مشرق

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیرِ حرفِ ینسلون

پھر کسی ذوالقرنین کو دنیا پکار رہی ہے۔ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالقرنین کو الامام المہدی اور مسیح موعود کا نام دیا اور فرمایا کہ فتنہ یاجوج ماجوج کا استیصال اس کے انفاس روحانیہ سے ہوگا۔ اس شہزادۂ امن کو آسمان سے خسرو (یعنی خورس) کہا گیا۔

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

خسرو وہی نام ہے جسے بنی اسرائیل نے خورس کہا یونانیوں نے سائرس (ام الالسنہ عربی کے نظریہ کے مطابق اس کا لفظ سورج ہے۔ جس میں چرانے کا مفہوم شامل ہے) اور ایران میں گوروش جس کے معنی چرواہا کے ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد فرماتے ہیں

"اور یہی گورش ہے جس نے عربی میں خسرو کی شکل اختیار کر لی۔ چنانچہ عرب مؤرخ اسے کیخسرو کے نام سے پکارتے ہیں۔

(ترجمان القرآن الکہف)

دورِ خسروی سے مراد خورس کا عہد ہے۔ اس ذوالقرنین ثانی کا عہد ہے؟ جسے خورس کی طرح "خدا کا مسیح" کہا گیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"دورِ خسروی سے مراد اس عاجز کا عہدِ دعوت ہے مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے۔ جو مجھ کو دی گئی

(تجلیات الٰہیہ ص)

پھر فرماتے ہیں:-

"اس امت کے لئے ذوالقرنین میں ہوں اور قرآن شریف میں مثالی طور پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے۔ مگر ان کے لئے جو فراست رکھتے ہیں"

ذوالقرنین ثانی کے متعلق فرمایا کہ اس کے لیے مقدر تھا کہ وہ آخری زمانہ میں مسیح موعود بن کر آئے سورہ کہف سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ:-

"تمام سعید لوگوں کو ایک ایک مذہب پر یعنی اسلام پر جمع کر دے گا اور وہ مسیح کی آواز سنیں گے اور اس کی طرف دوڑیں گے تب ایک ہی چوپان اور ایک ہی گلہ ہوگا اور وہ دن بڑے سخت ہوں گے اور خدا ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ ظاہر کر دے گا اور جو لوگ کفر پر اصرار کرتے ہیں وہ اسی دنیا میں بہ باعث طرح طرح کی بلاؤں کے دوزخ کا منہ دیکھ لیں گے۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی آنکھیں میرے کلام سے پردہ میں تھیں اور جن کے کان میرے حکم کو سن نہیں سکتے تھے کیا ان منکروں نے یہ گمان کیا تھا کہ یہ امر سہل ہے کہ عاجز بندوں کو خدا بنا دیا جائے اور میں معطل ہو جاؤں اسلئے ہم ان کی ضیافت کے لیے اسی دنیا میں جہنم کو نمودار کر دیں گے یعنی بڑے بڑے ہولناک نشان ظاہر ہوں گے اور یہ سب نشان اس کے مسیح موعود کی سچائی پر گواہی دیں گے۔ اس کریم کے فضل کو دیکھو کہ یہ انعامات اس مشت خاک پر ہیں جس کو مخالف کافر اور دجال کہتے ہیں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۶)

مہینہ میں ایک اٹھنی

"وہ بچے جو اپنی عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ یا ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہو چکے یعنی ان کی عمریں سات سے پندرہ سال تک کی ہیں اگر وہ مہینہ میں ایک اٹھنی وقفِ جدید میں دیں تو جماعت کے سینکڑوں ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن پر ان بچوں کی قربانی کے نتیجہ میں کوئی ایسا بار نہیں پڑے گا کہ وہ بھوکے رہنے لگ جائیں"

(از خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰/۱۲/۶۶ بمقام ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے چوبیسویں کامیاب سالانہ جلسہ کی مختصر روئیداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ کے علاوہ کینیڈا اور دوسرے مشنوں کے افراد کی شرکت۔ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجلاس

واشنگٹن شہر میں چالیس ہزار اشتہارات کی تقسیم کا اہتمام۔ آئندہ سال کیلئے اہم فیصلے

(مکرم قریشی مقبول احمد صاحب ایم اے سیکرٹری امریکہ مشن)

امسال جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا چوبیسواں سالانہ جلسہ واشنگٹن میں ۳ ستمبر سے شروع ہو کر ۵ ستمبر تک بخیر و خوبی بفضلہ تعالیٰ منعقد ہوا۔ سینکڑوں کی تعداد میں احباب جماعت اس جلسہ میں شریک ہو کر اس کی برکات سے مستفیض ہوتے۔ تشریف لانے والوں میں علاوہ امریکہ کے مختلف جماعت کے بیسیوں مشنوں اور کینیڈا کے بھی احباب جماعت شامل ہیں۔ رہائش کے لئے اس دفعہ علاوہ مشن ہاؤس کے کہ جہاں قلیل تعداد ٹھہر سکی۔ واشنگٹن کے ڈاؤن ٹاؤن ایمبیسڈر ہوٹل (Ambassador Hotel) میں انتظام کیا گیا تھا۔

۳ ستمبر کو جمعہ کی نماز سے ہمارے جلسہ کا پروگرام شروع تھا۔ احباب جمعرات کی شام سے ہی آنا شروع ہو گئے تھے اور جمعہ تک تقریباً ایک صد مہمان پہنچ گئے تھے۔ چونکہ مشنری انچارج مکرم چوہدری عبدالرحمن خان صاحب کی طبیعت علیل تھی۔ اس لئے آپ کے ارشاد کے مطابق خاکسار نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور خطبہ میں احباب کو جلسہ سالانہ سے پورے طور پر استفادہ کرنے کی تلقین کی۔

جمعہ اور عصر کی نمازوں سے فارغ ہو کر تین بجے سے پانچ بجے تک ایک اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر بشیر الدین اسامہ منعقد ہوا جس میں "احمدیوں کے سوشل مسائل اور ان کا حل" کے موضوع پر احباب نے انفرادی طور پر تبصرہ کیا اور خصوصاً گزشتہ ناطہ میں پیش آمدہ مشکلات کے حل کے بارے میں اپنی آراء پیش کیں۔ رات کو چھ بجے سے آٹھ بجے تک امراء کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں متعدد فیصلے کئے گئے جن میں سے اہم قابل ذکر امور یہ تھے کہ:

۱۔ آئندہ سال کا سالانہ جلسہ شکاگو شہر میں منعقد ہو گا۔

۲۔ نیشنل تبلیغی دن ۲۸ مئی کو نیویارک میں منایا جائے۔

۳۔ تمام سرکل اپنے اپنے علیحدہ تبلیغی دن جولائی میں منائیں۔

۴۔ اسی طرح تمام سرکل اپنے اپنے حلقہ میں مناسب وقت پر تعلیمی اور تربیتی کلاس ایک ایک ہفتہ کے لئے منعقد کریں۔

امراء کی میٹنگ سے فارغ ہو کر ۸ بجے تک شام کا کھانا اور مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں اور اس طرح ۳ ستمبر کا پروگرام بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

۴ ستمبر کو ہفتہ کے دن ہال میں پہلے انفرادی طور پر نماز تہجد اور اس کے بعد فجر کی نماز باجماعت ادا کی گئی۔

صبح دس بجے اس کنونشن کا پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم بشیر افضل صاحب (نیویارک) شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم بلال عبدالسلام (فلاڈلفیا) نے کی۔ اس کے بعد ایک نظم پڑھی گئی اور پھر مشنری انچارج مکرم چوہدری عبدالرحمن خان صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مکرم وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے آمدہ پیغامات پڑھ کر سنائے گئے جنہیں سن کر احباب جماعت کے دلوں میں نیا ولولہ اور جوش ایمان پیدا ہوا۔ اس کے بعد آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو کلی طور پر مفید اور موجب برکات و ثمرات بنائے اور احباب کو اس کی برکات سے مکمل طور پر مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ اور اسلام و احمدیت کی عمدگی سے اشاعت کی استطاعت عطا فرمائے۔

اس کے بعد رشید احمد صاحب امریکن نے سیرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پہلو بیان کر کے احباب کے ایمان کو تازہ کیا۔ پھر مکرم منیر احمد صاحب امیر سینٹ لوئس نے "مسیح ہندوستان میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے "اسلام موجودہ زمانہ میں" کے موضوع پر عمدگی سے روشنی ڈالی اور بتلایا کہ اسلام ہی موجودہ زمانہ کے مسائل حل کر سکتا ہے اور اس وقت کی مشکلات کا مداوا ہے۔ اس کے بعد مکرم ملک عبدالمنان صاحب نے "دعاؤں کی قبولیت کے گر" پر تقریر فرمائی اور بالآخر مشنری انچارج مکرم چوہدری عبدالرحمن خان صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر روشنی ڈالی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ آپ تمام زمانوں اور تمام اقوام کے لئے رحمت بن کر مبعوث ہوئے۔

اس کے بعد نمازوں اور کھانے کے لئے ۱/۲ ۱ بجے سے تین بجے تک وقفہ ہوا۔

اس جلسہ کی ایک خاص خوبی یہ تھی کہ بڑے پیمانے پر اہالیان شہر واشنگٹن تک پیغام پہنچانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

چنانچہ تین بجے تک کا وقت تقسیم لٹریچر کے لئے مخصوص کیا گیا۔ احباب کے مختلف گروپ بنائے گئے اور ہر گروپ اپنے اپنے امیر کے ماتحت اپنے اپنے علاقہ میں کار میں جا کر اشتہار تقسیم کرتا رہا۔ بفضلہ تعالیٰ اس تین گھنٹہ کے عرصہ کے دوران تقریباً ۴۰ ہزار اشتہارات تقسیم کئے گئے اور اس طرح اسلام، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام لوگوں تک پہنچایا گیا جس کا نتیجہ بہت اچھا رہا۔ بعد میں ٹیلیفون پر اور پھر خط و کتابت کے ذریعہ مزید دلچسپی کا اظہار کیا گیا۔

اسی دوران ۳ بجے سے ۷ بجے شام تک لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے اپنا اجلاس منعقد کیا جس میں گزشتہ سال کی کارروائی پیش کی گئی اور آئندہ سال کا پروگرام بنایا گیا۔ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے ممبران نے الگ الگ اپنی میٹنگز منعقد کیں اور نئے سال کے پروگرام طے کئے۔

۵ ستمبر بروز اتوار بھی صبح احباب نماز تہجد کے لئے اٹھے اور پھر نماز فجر ادا کی اور پھر ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر دس بجے اجلاس میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

اس اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم ڈاکٹر برکات احمد صاحب منعقد ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم مبارک احمد صاحب جمیل نے کی اور پھر ایک نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد مکرم محمد صادق صاحب امیر نیویارک نے "زندہ خدا کے زندہ نشانات" کے موضوع پر تقریر فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر دلائل پیش فرمائے۔ اس کے بعد خاکسار نے "اللہ تعالیٰ کے قول اور فعل" کے موضوع پر روشنی ڈالی اور بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے قول پر عمل کر کے مسلمانوں نے کس طرح سائنس کے علوم میں ازمنہ ماضیہ میں ترقی کی اور کس طرح فی زمانہ مغربی اقوام کی سائنس کی ترقیات اللہ تعالیٰ کے قول و فعل کی تصدیق کر رہی ہیں اور دراصل قرآن مجید کی پیشگوئیوں کے مطابق ان کا ظہور ہو رہا ہے اور اس کے خلاف ہرگز نہیں ہیں۔ یہ سائنسی ترقیات اسلام کی حقانیت کا زبردست ثبوت ہیں۔

اس کے بعد مکرم عبدالرحیم صاحب ظفر آف ڈیٹن نے "پیغام امن" کے موضوع پر تقریر کی اور واضح کیا کہ اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد مکرم شکر الٰہی حسین صاحب امیر شکاگو سرکل نے "لعنت اور صلیب" کے موضوع پر روشنی ڈالی اور وضاحت سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح شاندار طور پر کسر صلیب کا کارنامہ سرانجام دیا۔ اس کے بعد صدر صاحب جلسہ نے اپنے صدارتی ریمارکس دیئے اور مشنری انچارج مکرم چوہدری عبدالرحمن خان صاحب نے اختصار کے ساتھ گزشتہ سال کی مالی اور تبلیغی مساعی کا تذکرہ کیا اور احباب کو مزید قربانیوں کے لئے تیار رہنے کی ترغیب دی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ امسال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو خصوصاً اور باقی احباب کو عموماً ہر قسم کی برکات سے نوازے اور ان کے ذریعہ سے مزید اشاعت اسلام کے سامان پیدا فرمائے۔

اس کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب کہ اہالیان امریکہ اسلام کے نور سے منور ہونے کے لئے فوج در فوج اس میں شامل ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصاراللہ کے سولہویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

(بقیہ صفحہ ۶)

اس اجتماع کے موقع پر منعقد ہونے والے مختلف مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے انصار کو انعامات اور اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔

نمایاں کام کرنے والے ناظمین اعلیٰ و ناظمین اضلاع

اس دفعہ انصاراللہ کی سالانہ کارگزاری کے لحاظ سے ناظمین اعلیٰ میں سے مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ اوّل۔ چوہدری رکن الدین صاحب ناظم اعلیٰ سرحد دوم اور میاں بشیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ بلوچستان سوم قرار پائے۔

ناظمین اضلاع میں سے کارکردگی کے لحاظ سے چوہدری احمد دین صاحب ناظم ضلع لائل پور اوّل۔ مولوی عبداللطیف صاحب ستکوہی ناظم ضلع لاہور دوم اور مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب ناظم کراچی سوم قرار پائے۔

انعامی تقریری مقابلے

۱۶ر اخاء کے اجلاس دوم میں ایک انعامی تقریری مقابلہ بھی رکھا گیا تھا۔ جس کے لئے سات موضوعات مقرر تھے۔ اور ۱۲ انصار نے اس میں حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں چوہدری شاہ محمد صاحب ضلع لاہور اوّل آئے۔ مکرم الطاف خان صاحب پشاور دوم اور ملک محمود احمد صاحب حیدر آباد سندھ سوم قرار پائے۔ اس مقابلہ میں منصفین کے فرائض ان اصحاب نے ادا کئے محترم شیخ مبارک احمد صاحب۔ محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ اور مولانا نسیم سیفی صاحب۔

ورزشی مقابلے

۱۵ر اور ۱۶ر اخاء کی شام کو انصار کے ورزشی مقابلے بھی ہوئے جن میں رسہ کشی اور والی بال شامل تھے۔ رسہ کشی میں سرگودھا ڈویژن اوّل اور پشاور دوم رہے۔ والی بال کے میچ میں سیالکوٹ اوّل اور ربوہ دوم قرار پائے۔

سوالات کے جوابات

اجتماع کے آخری روز پروگرام میں مختلف دینی امور سے متعلق سوالات کے جوابات بھی رکھے گئے تھے اس سلسلہ میں جو سوالات دریافت کئے گئے ان کے جوابات محترم ملک سیف الرحمن صاحب۔ محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے دیئے۔

رہائش کھانا اور دیگر انتظامات

انصار کی رہائش کا انتظام حسب سابق انصاراللہ مرکزیہ کے ہال اور دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔ جس کے منتظم اعلیٰ مولوی غلام باری صاحب سیف تھے۔ کھانے اور خوراک کے منتظم اعلیٰ محترم سید داؤد احمد صاحب تھے روشنی اور لاؤڈ سپیکر کے منتظم مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم، تقسیم ٹکٹ کے منتظم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب اور صفائی اور آب رسانی کے منتظم چوہدری محمد صدیق صاحب صدر عمومی منتظم استقبال مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور تنظیم ورزشی مقابلہ جات کیپٹن محمد عبداللہ صاحب تھے۔ پروگرام کے انچارج مکرم نسیم سیفی صاحب قائد عمومی تھے۔ ان تمام منتظمین نے اپنے نائبین اور معاونین کے ہمراہ اخلاص اور محنت کے ساتھ اپنے اپنے فرائض کو سرانجام دیا اور آنے والے مہمانوں کو ہر ممکن سہولت اور آرام مہیا کیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اجتماع میں شامل ہونے والوں کی تعداد

جیسا کہ ایک گزشتہ اشاعت میں تفصیلی طور پر بتایا جا چکا ہے موجودہ نازک ملکی صورت حال کے باوجود اجتماع کا انعقاد محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ اجتماع میں شریک ہونے والی مجالس ان کے نمائندگان اور اراکین کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اس دفعہ ۵۶۰ مجالس کے ۱۰۷۶ نمائندگان اور ۷۱۸ اراکین کو اجتماع میں شمولیت کی توفیق حاصل ہوئی زائرین کی تعداد تقسیم ٹکٹ کے لحاظ سے ۱۸۳۳ رہی لیکن اجتماع کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تقریر کے وقت زائرین کی تعداد یقینی طور پر اس سے بہت زیادہ تھی۔ ان کے علاوہ بڑی تعداد میں اطفال بھی موجود تھے۔

غرضیکہ اجتماعی دعاؤں، ایمان افروز تقاریر مجلس شوریٰ باہمی ملاقاتوں کے ذریعے اخوت و محبت کے تعلقات کی تجدید اجتماع کی حاضری اور جملہ انتظامات ان تمام پہلوؤں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع بہت کامیاب رہا اور انصار صاحبان کو تین دن اجتماعی ذکر و فکر اور انابت الی اللہ کے روحانی ماحول میں گزارنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آئندہ نتائج کے لحاظ سے بھی اس اجتماع کو سراسر خیر و برکت کا موجب بنائے اور انصاراللہ اپنے جس عہد کی تجدید کرنے کے بعد واپس تشریف لے گئے ہیں اللہ تعالیٰ اسے پورا کرنے کی انہیں توفیق بخشے

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل
سے خط و کتابت کیا کریں۔

احباب کے نام

ایک ضروری پیغام

محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل افسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فضل عمر ہسپتال میں بعض بہت غریب مریض داخل ہوتے ہیں جن کو ہسپتال ادویہ، خوراک اور دیگر سہولتیں مفت مہیا کرتا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے ہمارے مرد، عورتیں اور بچے ان نادار مریضان کے لئے صدقہ کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں اور ان سے غریب مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے ... ہمارے پاس مردوں اور عورتوں کی بہت نیک مثالیں موجود ہیں۔ بعض دوست ترقی ملنے پر یا تنخواہ میں اضافہ ہونے پر ان غریب مریضان کو یاد رکھتے ہیں۔ اور عورتیں اپنے زیور تک بھجوا دیتی ہیں۔ آج ہی محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ سیکرٹری مال ۱۱۲-C سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کی وساطت سے مندرجہ ذیل بہنوں نے اپنے غریب مریضوں کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ (جن کے نام دعا کے لئے شائع کئے جائیں گے)

۱۔ مسز ضیاء اظہار صاحبہ ... ۲۰ روپے
۲۔ محترمہ طاہرہ بیگم عبدالوحید صاحب پراچہ۔ دو عدد چوڑیاں طلائی قیمتی ... ۲۶۰ روپے
۳۔ محترمہ خالدہ صاحبہ بیگم عبدالحمید صاحب پراچہ انگوٹھی طلائی قیمتی ... ۲۰ روپے

خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں ایسے احباب کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے جو ان غریب مریضوں کے لئے رقوم بھجواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر ان کے بچوں اور دیگر افراد کنبہ پر اپنا خاص فضل فرمائے۔ اور ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

اسی ضمن میں بذریعہ اعلان خاکسار ان احباب کے نام تحریر کر رہا ہے جو باقاعدہ ماہانہ اس مد میں رقوم ادا کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی نام رہ نہ جائے لہذا وہ احباب جو باقاعدہ رقوم ماہانہ اپنے غریب مریضان کے لئے بھجوا رہے ہیں۔ یا آئندہ سے بھجواتے رہیں گے۔ اپنے نام مجھے بھجوائیں۔ شکریہ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

اعلانِ نکاح

خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ سیدہ امۃ الحمید صاحبہ بنت حکیم سید گلزار احمد صاحب مرحوم دارالنصر ربوہ کا نکاح مکرم کرامت اللہ صاحب فاروقی ولد نعمت اللہ صاحب دارالرحمت شرقی سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔

نکاح کا اعلان مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر اصلاح و ارشاد نے مسجد مبارک میں یکم اکتوبر ۱۹۷۱ء کو کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت ہو۔ آمین

(عبدالشکور ظفر ہاشمی کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اعلان ولادت

مکرم عزیزم شہادت احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۹ر اکتوبر کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ سلسلہ کا بہترین خادم ہو اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

(ناصرہ حمید۔ ٹاؤن ہاؤس بلڈنگ۔ سوکھا تالاب لاڑکانہ)

دعائے نعم البدل

میرا عزیز پوتا صبغۃ اللہ ناصر ابن عبدالمنان عمر ناصر عمر تقریباً دس ماہ مختصر سی علالت کے بعد ۱۴، ۱۵ر اکتوبر کی درمیانی شب کے پونے ایک بجے وفات پا گیا ہے۔ عزیزم میاں عظیم نادر صاحب زرگر سانگلہ ہل کا نواسہ تھا۔ عزیز کی اچانک وفات سے سب اہل خانہ بالخصوص اسکی والدہ سخت غمگین ہیں۔ احباب صبر جمیل کی دعا فرمائیں نیز یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے

(عبدالسلام زرگر۔ گول بازار۔ ربوہ)

نور کا جل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے بہترین تحفہ
مردوں، عورتوں، سب کے لئے یکساں مفید ہے۔
قیمت فی شیشی سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد نوے فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے کورس ۹ گولی ۲۰ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماعی ذکر و فکر انابت الی اللہ اور مومنانہ اخوّت و محبت کی روحانی فضا میں تین دن

انصار اللہ کے سولھویں سالانہ مرکزی اجتماع کی مختصر روداد

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے مجلس انصار اللہ کا سالانہ روحانی اور تربیتی اجتماع ۱۵ ؍اخاء کو چار بجے سہ پہر، اجتماعی ذکر انابت الی اللہ اور مومنانہ اخوت و محبت کے مقدس ماحول میں شروع ہو کر ۱۷ ؍اخاء بروز اتوار سوا بارہ بجے دوپہر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اجتماع میں شامل ہونے والے انصار کو ان ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دو زندگی بخش اور روح پرور تقاریر سننے اور حضور کی اقتداء میں اجتماعی دعا کرنے اور اپنا عہد دہرانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس عہد میں اس دفعہ ملک و ملت کی حفاظت اور سالمیت کی خاطر ہر قربانی اور خدمت پیش کرنے کا عہد بھی شامل ہے جو حضور نے حاضر الوقت احباب (انصار و خدام) سے لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس عہد کے نبھانے اور اس کے مطابق عملی نمونہ پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا خصوصی پیغام

افسوس ہے کہ اس دفعہ عین اجتماع کے ایام میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی طبیعت ناساز ہو گئی اور آپ کو بامر مجبوری بغرض علاج ربوہ سے باہر جانا پڑا۔ آپ کی عدم موجودگی کو جملہ انصار نے بالعموم اور مرکزی کارکنان و عہدیداران نے بالخصوص بہ شدت محسوس کیا کیونکہ وہ آپ کی ہدایات اور بروقت راہنمائی سے محروم رہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کو خود بھی اس غیر حاضری کا بہت افسوس تھا۔ جس کا اظہار آپ نے اپنے اس خصوصی پیغام میں فرمایا جو اجتماع میں سنائے جانے کے لئے آپ نے تحریر فرمایا اور دوبارہ قائمقام صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماع میں پڑھ کر سنایا۔ (حضور ایدہ اللہ کی تقاریر کے خلاصے اور محترم صاحبزادہ صاحب کا یہ پیغام الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں)

محترم صاحبزادہ صاحب کی طبیعت ایک عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

درس اور اجتماعی ذکر الٰہی

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کو حسب سابق اب کے بھی یہ خصوصیت حاصل رہی کہ اس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درس دیئے جانے کا خصوصی اہتمام کیا گیا چنانچہ ۱۶ ؍اخاء کے اجلاس اول میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجلاس دوم میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اجلاس سوم میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اور ۱۷ ؍اخاء کے اجلاس اول میں محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے قرآن پاک کے درس دیئے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ۱۵ ؍اخاء کے اجلاس دوم میں اور ۱۷ ؍اخاء کے اجلاس اول میں احادیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے درس دیئے ۱۶ ؍اخاء کے اجلاس سوم میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، محترم مرزا عبدالحق صاحب اور محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے تربیت کے مختلف پہلوؤں کو ملحوظ رکھ کر ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درس دیئے۔ ان کے علاوہ ذکر حبیب کے موضوع پر اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایات سننے کا بھی موقع میسر آیا۔

اجتماعی دعاؤں کے جو مواقع ان مبارک ایام میں میسر آئے ان میں نماز باجماعت اور اجتماع کے افتتاح اور اختتام کے مواقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں پرسوز اجتماعی دعائیں کرنے کے علاوہ وہ نماز تہجد بھی شامل ہے جو ۱۶ ؍اور ۱۷ ؍اخاء کی صبح کو باجماعت ادا کی گئی۔ اس میں انصار صاحبان بڑے شوق سے حصہ لیتے رہے اور اسلام کی سربلندی کے لئے اور ملک و ملت کی حفاظت اور کامیابی اور فتح مندی کے لئے بڑے درد و سوز کے ساتھ دعائیں کرتے رہے۔

بزرگان جماعت اور علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقریریں

حسب سابق اس دفعہ بھی سلسلہ کے متعدد بزرگوں اور جید علمائے جماعت نے اجتماع سے خطاب فرمایا اور مختلف اہم تربیتی دینی اور روحانی مسائل پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ تقاریر کا وقت مختصر رکھا گیا تھا لیکن اس میں تنوع تھا اور سلسلہ کی تربیتی ذمہ داریوں کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا تھا۔ اس لئے سبھی تقاریر بڑی دلچسپی اور گہرے انہماک کے ساتھ سنی گئیں اور وہ احباب کی معرفت و ایمان میں زیادتی کا موجب بنیں۔ اس دفعہ جن اصحاب نے اجتماع سے خطاب فرمایا ان کے نام اور ان کی تقاریر کے موضوع یہ تھے۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بلحاظ عبادات
محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ	" " " معاملات
مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم	" " " عدل و انصاف
مولانا عبدالمالک خان صاحب	" " کی شفقت علیٰ خلق اللہ
سید جواد علی شاہ صاحب سابق مبلغ امریکہ	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عالی مقام
مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم
محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری	جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات
مولانا نسیم سیفی صاحب	جماعت احمدیہ کے ذریعے اشاعت اسلام
محمد احمد صاحب جلیل	ابتلاؤں کے وقت مومنوں کا شیوہ
پروفیسر بشارت الرحمن صاحب	تحریک تعلیم القرآن
مولانا عبدالکریم صاحب شرما	تحریک وقف عارضی
محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	صحت و ذہانت اور انصار اللہ کی ذمہ داری
مسعود احمد خان صاحب دہلوی	منافقین کی علامات از روئے قرآن و حدیث
محترم مولانا ابوالعطاء صاحب	ہمارے عقائد
شیخ مبارک احمد صاحب	وقف زندگی ارشادات حضرت مسیح موعود کی رو سے
مولانا غلام احمد صاحب فرخ	حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ کی اطاعت کا نمونہ
صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	قیام صلوٰۃ اور انصار اللہ کی ذمہ داری
مولانا دوست محمد صاحب	ایک عظیم الشان نشان (جلسہ اعظم مذاہب)

ان کے علاوہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے بحیثیت نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ۱۷ ؍اخاء کے آخری اجلاس میں انصار سے خصوصی خطاب بھی فرمایا اور انہیں ان کے اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

مندرجہ بالا مقررین کے ناموں سے اور ان کی تقاریر کے موضوعات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انصار اللہ کا یہ سالانہ اجتماع کتنی اہمیت رکھتا ہے اور تربیتی اور روحانی نقطۂ نگاہ سے اس میں شمولیت کتنی ضروری ہے۔

صدارت کے فرائض سرانجام دینے والے احباب

تین روز میں اجتماع کے کل آٹھ اجلاس منعقد ہوئے جن میں سے دو ۱۶ اور ۱۷ ؍اخاء کی صبح کو نماز فجر کے بعد انعقاد پذیر ہوئے۔ مختلف اجلاسوں میں اور ان کے مختلف حصوں میں جن اصحاب نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے ان کے نام یہ ہیں:

محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ۔ محترم قریشی عبدالرحمن صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ صوبہ سندھ۔ محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب ناظم کراچی۔ محترم میاں بشیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ کوئٹہ۔ محترم رکن الدین صاحب ناظم اعلیٰ سرحد، محترم مولوی عبداللطیف صاحب ستکوہی زعیم اعلیٰ لاہور۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر، محترم مقبول احمد ظفر صاحب ناظم اعلیٰ مشرقی پاکستان

مجلس شوریٰ کا انعقاد

اجتماع کے پروگرام کا ایک اہم حصہ مجلس شوریٰ کا انعقاد تھا جو کہ ۱۵ ؍اور ۱۶ ؍اخاء کو بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ادا فرمائے۔ اس موقع پر تلاوت قرآن کریم کے بعد پہلے مجلس مرکزیہ کے قائدین کرام نے اپنے اپنے شعبہ کی سالانہ رپورٹیں پیش کیں جن کے بعد ایجنڈا میں درج شدہ تجاویز پر غور کیا گیا اور تبادلۂ خیالات کے بعد مختلف تنظیمی اور تربیتی امور کے متعلق سفارشات تیار کی گئیں۔ مجلس شوریٰ میں انصار اللہ مرکزیہ کا میزانیہ برائے ۱۳۵۱ ہش (۱۹۷۲ء) بھی پیش کیا گیا جو کہ ۷۷،۱۵۸ روپے آمد اور اتنے ہی خرچ پر مشتمل تھا۔ بحث و تمحیص کے بعد چونکہ بجٹ سے متعلق کئی ایک ایسے امور سامنے آئے جن پر تفصیلی طور پر غور کرنا ضروری تھا اس لئے متفقہ طور پر اسے ایک سب کمیٹی کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا گیا جو کہ تفصیلی طور پر بجٹ اور اس سے متعلقہ تمام امور پر غور کرنے کے بعد اپنی سفارشات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کر دے گی۔

تقسیم انعامات و اسناد خوشنودی

۱۶ ؍اخاء کو بعد نماز عشاء جو اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی زیر ہدایت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نمایاں کام کرنے والی مجالس کے عہدیداران اور (باقی صفحہ ۵ پر)